69761 ـ كيا دوران وضوء پاؤں دھونا فرض ہيں يا كہ مسح كرنا ؟

سوال

الله سبحانہ وتعالى نے درج ذيل آيت ميں دوران وضوء پاؤں كا مسح كرنے كا ذكر كيوں كيا ہے:

وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ .

ہم نے تو دوران وضوء پاؤں دھونے كى تعليم حاصل كى ہے، اس آيت ميں وامسحوا كا كلمہ كيوں آيا ہے؛ كيونكہ ميرى سہيلى نے يہ سوال كيا اور كہنے لگى ميں تو دوران وضوء اپنے پاؤں كا مسح كرتى ہوں، دھوتى نہيں، ميں تو اسے كوئى جواب نہ دے سكى، كيا يہ اعجاز كى كوئى قسم ہے، اور دھونے كے بدلے مسح كا ذكر كرنے ميں كيا حكمت ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

وضوء ميں پاؤں دھونا فرض ہيں، مسح كرنا كافى نہيں، آپ كى سہيلى نے اس آيت سے مسح كا مفہوم ليا ہے وہ صحيح نہيں.

پاؤں دھونے كى دليل بخارى اور مسلم شريف كى درج ذيل حديث ہے:

عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ايك سفر ميں ہم سے پيچھے رہ گئے، چنانچہ وہ ہمارے ساتھ ملے تو ہم نماز عصر ميں تاخير كر چكے تھے، چنانچہ ہم نے وضوء كيا اور اپنے پاؤں پر مسح كرنا شروع كيا تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے بلند آواز سے دو يا تين بار يہ فرمايا: ايڑيوں كے ليے آگ كى ہلاكت ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (163) صحيح مسلم حديث نمبر (241).

اور امام مسلم رحمہ الله تعالى نے ابو ہريرہ رضى الله تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے ايك شخص كو ديكھا جس نے اپنى ايڑياں نہيں دھوئى تھيں، تو اسے فرمانے لگے:

" ايڑيوں كے ليے آگ ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (242).

ایڑي پاؤں كے پچھلے حصے كو كہتے ہيں.

ابن خزيمہ كہتے ہيں:

اگر مسح كرنے والا فرض ادا كرنے والا ہوتا تو اسے آگ كى وعيد نہ سنائى جاتى.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وضوء كى طريقہ كے متعلق تواتر كے ساتھ احاديث ملتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے پاؤں دھوئے، اور وہ اللہ تعالى كے حكم كى وضاحت فرما رہے تھے.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے كسى بھى صحابى سے اس كى مخالفت نہيں ملتى، صرف على بن ابى طالب سے، اور نہ ہى ابن عباس اور انس رضى اللہ تعالى عنہم سے يہ ملتا ہے.

اور ان سے بھى ايسا كرنے سے رجوع ثابت ہے، عبد الرحمن بن ابى ليلى رحمہ اللہ كہتے ہيں: رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام كا پاؤں دھونے پر اجماع ہے، اسے سعيد بن منصور نے روايت كيا ہے " انتہى.

ديكھيں: فتح البارى (1 / 320).

اور درج ذيل آيت ميں جو يہ فرمان بارى تعالى ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے كھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور ہاتھ كہنيوں تك دھو لو اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے پاؤں ٹخنے تك المآئدۃ (6).

يہ آيت پاؤں كے مسح كرنے كے جواز پر دلالت نہيں كرتى، اس كى وضاحت كچھ اس طرح ہے:

آيت ميں دو قرآتيں ہيں:

پہلى قرآت:

وَأَرْجُلَكُمْ لام پر زبر كے ساتھ اس طرح ارجل كا عطف وجہ پر ہو گا اور چہرہ دھويا جاتا ہے، تو اس طرح پاؤں بھى دھوئے جائينگے، گويا كہ اصل ميں آيت كے الفاظ اصل ميں اس طرح ہونگے: اغسلوا وجوھكم و ايديكم الى المرافق و ارجلكم الى الكعبين و امسحوا برؤوسكم.

يعنى اپنے چہروں اور ہاتھوں كو كہنيوں تك اور پاؤں ٹخنوں تك دھوؤو اور اپنے سروں كا مسح كرو.

لیکن پاؤں دھونے کا ذکر مؤخر کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے کے بعد ذکر کیا گیا ہے، جو کہ وضوء کرنے میں اعضاء کی ترتیب پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وضوء میں ترتیب اسی طرح ہے، کہ پہلے چہرہ دھویا جائے، پھر بازو اور پھر سر کا مسح اور پھر پاؤں دھوئے جاتے ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 471).

دوسری قرآت:

وَأَرْجُلِكُمْ لام پر کسرہ یعنی زیر کے ساتھ، تو اس طرح اس کا عطف الراس پر ہو گا، اور سر کا مسح ہے، تواس طرح پاؤں کا بھی مسح ہو گا.

لیکن سنت نبویہ سے ثابت ہے کہ موزے یا جرابیں پہن رکھی ہوں تو ان پر مسح کرنے کی کچھ شرطیں ہیں جو سنت میں معروف ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 450) الاختیارات (13).

موزوں پر مسح کرنے کی شروط معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (9640) کے جواب کا مطالعہ کریں.

تو اس سے یہ واضح ہوا کہ دونوں قرآتیں ہی پاؤں کے مسح کرنے پر دلالت نہیں کرتیں، بلکہ پاؤں دھونے یا پھر موزے پہنے ہونے کی حالت میں مسح کرنے پر دلالت کرتی ہیں.

بعض علماء کرام (زیر والی قرآت کی حالت میں) کا کہنا ہے کہ یہاں مسح کا ذکر کرنے حالانکہ پاؤں دھونے ہیں، میں حکمت یہ ہے پاؤں دھوتے وقت پانی کم از کم استعمال کیا جائے، کیونکہ عام طور پر پاؤں دھوتے وقت پانی میں اسراف کیا جاتا ہے، چنانچہ آیت میں مسح کا حکم دیا، یعنی پاؤں دھونے میں پانی کا اسراف نہ کیا جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور یہ بھی احتمال ہے کہ مسح سے مراد خفیف دھونا مراد ہو، ابو علی فارسی کہتے ہیں: خفیف سے دھونے کو عرب دھونا اور غسل کہتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں: تمسحت للصلاۃ یعنی میں نے نماز کے لیے وضوء کیا" انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 186).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" پاؤں کا مسح کرنے کے ذکر میں یہ تنبیہ ہے کہ پاؤں پر پانی کم بہایا جائے، کیونکہ عام طور پر انہیں دھونے میں

اسراف سے کام لیا جاتا ہے" انتہی.

دیکھیں: منهاج السنة (4 / 174).

والله اعلم .